سفینہ

کیا صحابی رسول تھے؟

تالیف

شیخ الإسلام د. قاسم العثماني

مهر یزیدي

2924

30 سال خلافت والی روایت کا راوی سفینہ کیا صحابی تھے ؟

روایت نمبر 1

حدثنا عبيد الله بن عمر القواريري، نا عبد الوارث، أنا سعيد بن جمهان، عن سفينة قال: قالت أم سلمة: أعتقك على أن تخدم رسول الله ﷺ ما عشت. قلت: ولو لم تشترطين علي، لخزمت رسول الله ﷺ، أو: ما فارقت رسول الله ﷺ. فأعتقتني وشارطتني أن أخدم رسول الله ﷺ ما عشت.

اردو ترجمہ:

عبید اللہ بن عمر القواریری نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: عبد الوارث نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: سعید بن جمہان نے ہمیں خبر دی، انہوں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: "میں تمہیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ جب تک تم زندہ رہو، رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے رہو۔"

میں نے عرض کیا: "اگر آپ یہ شرط بھی نہ لگاتیں، تب بھی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا، بلکہ میں کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے جدا نہ ہوتا۔"

چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کر دیا اور یہ شرط رکھی کہ میں زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا رہوں۔

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣) صفحہ 252

سعید بن جمہان ضعیف ہے

حدیث سفینہ کو

1علي حسن علي الحلبي 2الدكتور ,إبراهيم طه القيسي3الدكتور حمدي محمد مراد نے ضعیف کہا ہے

موسوعة الأحاديث والآثار الضعيفة والموضوعة المجلد الرابع صفحہ ۴۴۵

اب ہم سعید بن جمہان پر جرح نقل کریں گئے

1 وقال الرازي: لا يحتج به

2قال أبو حاتم: لا يحتج به.

دونوں نے کہا اس سے احتجاج نہیں پکڑا جائے گا

حوالہ الجامع لكتب الضُّعَفَاء والمتروكين والكَذَّابين المجلد السادس صفحہ ۲۷۶

سعید بن جمہان ضعیف ہے

سعيد بن جمهان فيه ضعيف
منتقی الالفاظ بتقریب علوم الحدیث للحافظ تالیف الحارث بن علی الحسینی
صفحہ 218

صدوق وسط

یہ اوسط درجے کا صدوق کا راوی ہے۔
(الکاشف للذهبي ت عوامة: 1/ 433)

اورجو راوی اس درجہ کا ہو اس کی ہر منفرد روایت قبول نہیں ہوتی ہے بلکہ ایسے راوی کی جس روایت کے بارے میں قرائن رد پر دلالت کریں اس کی وہ روایت رد کردی جائے گی ۔

صدوق متکلم فیہ راوی کا تفرد

اس طرح کا راوی اگر کسی حدیث کو بیان کرنے میں منفرد ہو اور قبولیت کے اضافی قرائن موجود نہ ہوں بلکہ اس کے برعکس رد کے قرائن موجود ہیں ، تو ایسی صورت ایسے راوی کی بیان کردہ منفرد روایت مردود ہوتی ہے ، اس بارے میں چندائمہ فن کے اقوال ملاحظہ ہوں:

امام ذهبي رحمہ اللہ (المتوفی748)نے کہا:
وإن تفرد الثقة المتقن يعد صحيحا غريبا. وإن تفرد الصدوق ومن دونه يعد منكراً. وإن إكثار الراوي من الأحاديث التي لا يوافق عليها لفظا أو إسنادا يصيره متروك الحديث
اگر ثقہ و مضبوط حافظہ والا راوی کسی روایت میں منفرد ہو تو اس کی روایت صحیح غریب ہوگی ، اور اگر صدوق یا اس سے کمتر راوی کسی روایت میں منفرد ہو تو اس کی روایت منکر شمار ہوگی اور جب کوئی راوی بکثرت ایسی روایات بیان کرنے لگے جس کی لفظی یا معنوی متابعت نہ ملے تو ایسا راوی متروک قرار پائے گا

[ميزان الاعتدال للذهبي: 3/ 141]

سعید بن جمہان ضعیف ہے

پہلا راوی ابو حفص سعید بن جمہان اسلمی بصری

حضرت امام ابو حاتم رازی (وفات: 277ھ) ارشاد فرماتے ہیں: قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ اَبُو حَفْصٍ سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَالْاَسْلَمِي بَصْرِي شَيْخٌ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَلَا يُحْتَجُّ بِهِ (1)

ترجمہ: حافظ الحدیث حضرت امام یحیٰ بن معین و ابو حفص راوی کے بارے میں ارشاد فرماتے تھے کہ اس بزرگ کی بیان کردہ احادیث کو لکھا تو جائے گا مگر ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

حضرت امام ذہبی (وفات: 748ھ) تحریر فرماتے ہیں:

وَقَوْمٌ يُضَعِّفُونَهُ (2)

ترجمہ: محدثین کی جماعت ان کو ضعیف راوی تسلیم کرتی ہے۔ حضرت امام بخاری (وفات: 256ھ) ارشاد فرماتے ہیں:

وَذَكَرَ حَدِيثَهُ فَقَالَ فِيهِ عَجَائِبُ " (3)

حوالہ قاتل عمار کون مفتی عبدالواحد قریشی صفحہ56تا57

سعيد بن جمهان الأسلمي : صالح الحديث ، لا يحتج به عه -

دیوان الضعفاء والمتروکین وخلق من المجھولین وثقات فیھم لین امام ذہبی صفحہ 156

روایت نمبر 2

حدثنا عمر بن شبة، نا أبو أحمد بن عبد الله، قال: قال سعيد بن جمهان: قلت لسفينة: ما اسمک يا أبا البختري؟ قال: سماني رسول الله ﷺ سفينة.

اردو ترجمہ:

عمر بن شبہ نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: ابو احمد بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: سعید بن جمہان نے کہا: "میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: 'اے ابو البختری! آپ کا اصل نام کیا ہے؟'

انہوں نے جواب دیا: 'مجھے رسول اللہ ﷺ نے "سفینہ" نام عطا فرمایا تھا۔'"

اس میں بھی سعید بن جمہان ہے ضعیف ہے

دیکھیں سابقہ صفحہ

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣) صفحہ 253

روایت نمبر 3

حدثنا أبو الربيع سليمان بن داود الزهراني، ومحمد بن جعفر الوركاني قالا: نا شريك بن عبد الله النخعي، عن عمران البجلي، عن مولى لأم سلمة قال: كنا مع رسول الله ﷺ، فمررنا بواد أو نهر، فكنت أعبر الناس، فقال لي رسول الله ﷺ: «ما كنت منذ اليوم إلا سفينة».

اردو ترجمہ:

ابو الربیع سلیمان بن داؤد الزہرانی اور محمد بن جعفر الورکانی نے ہم سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہمیں شریک بن عبد اللہ نخعی نے بیان کیا، انہوں نے عمران بجلی سے، انہوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ غلام سے روایت کی، وہ کہتے ہیں:

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ راستے میں ایک وادی یا نہر آئی، اور میں لوگوں کو اس سے پار کرا رہا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: 'آج کے بعد تمہارا نام صرف سفینہ ہے۔'"

اس کی سند میں شریک نامی راوی مدلس کا عنعنہ اس کو ضعیف کرتا ہے

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣) صفحہ 253

7

شریک بن عبد اللہ النخعي ، القاضي

انہیں مدلسین میں شمار کیا ہے:

علائی (ص 107) ابو زرعہ ابن العراقی (ص 28) سیوطی (ص 24) حلبی (ص 33) مقدسی دمینی (2/96)

ابن طلعت، معجم المدلسین (ص 248–250)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ تدلیس سے براءت کا اظہار کرتے تھے۔ غالب گمان یہ ہے کہ وہ "تدلیسِ تسویہ" سے براءت ظاہر کرتے تھے، البتہ اسناد میں تدلیس کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

مدلسین کی درجہ بندی میں وہ تیسرے مرتبے کے مدلس ہیں۔

امام علائی فرماتے ہیں:

"ان کی تدلیس بہت زیادہ نہیں تھی۔"

(جامع التحصیل، ص 107)

امام ابن حزم فرماتے ہیں:

"وہ مدلس تھے، اور ضعیف راویوں سے منکر روایات لے کر انہیں ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے بیان کرتے تھے۔"

(المحلی، 8/263، مسئلہ: 1383، نیز 10/333، مسئلہ: 2016)

امام ابن القطان الفاسی فرماتے ہیں:

"وہ مدلس تھے۔"

(بیان الوھم والإیھام، 3/534، رقم: 1313)

اور ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"اس کے ساتھ ساتھ شریک تدلیس کے ساتھ مشہور تھے، اور اس روایت میں انہوں نے سماع کی صراحت بھی نہیں کی ہے۔"

(الفتح المبین في تحقیق طبقات المدلسین

تصنیف حافظ زبیر علي زني

ص 75)

روایت نمبر 4

محمد بن عبد الوہاب حارثی نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: حشرج بن نباتہ نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے سعید بن جمہان سے روایت کی، وہ کہتے ہیں:

"میری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، جو نخلستان کے اندر تھے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ پیدل تشریف لے جا رہے تھے۔ صحابہ پر سامان بھاری ہو گیا، تو آپ ﷺ نے وہ سامان مجھ پر رکھ دیا اور فرمایا: 'اٹھاؤ، کیونکہ تم ہی سفینہ ہو۔'

اگر اس دن مجھ پر ایک اونٹ، دو اونٹ، چار، پانچ، چھ یا سات اونٹوں کا بوجھ بھی لاد دیا جاتا، تو وہ مجھے بھاری محسوس نہ ہوتا، سوائے اس کے کہ (زیادہ چلنے کی وجہ سے) میرے پاؤں زخمی یا تھک جاتے۔

اس میں بھی سعید بن جمہان ہے جو ضعیف دیکھیں کتاب کے شروع والے صفحات

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣) 253

روایت نمبر 5

محمد بن عبد الوہاب نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: حشرج نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے سعید بن جمہان سے، انہوں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے ضرور ڈرایا۔ بے شک وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اور اس کی دائیں آنکھ میں ایک ابھرا ہوا، موٹا سا گوشت ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان 'کافر' لکھا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی، جن میں سے ایک جنت اور دوسری آگ معلوم ہوگی۔

اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو دو انبیاء سے مشابہ ہوں گے۔ اگر میں چاہوں تو ان دونوں کے اور ان کے آباء کے نام بھی بتا دوں۔ ان میں سے ایک اس کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب ہوگا۔

دجال کہے گا: 'کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کرتا اور مارتا نہیں؟' تو ان دونوں فرشتوں میں سے ایک کہے گا: 'تو جھوٹ بولتا ہے۔' اس کی یہ بات لوگوں میں سے کوئی نہیں سنے گا، سوائے دوسرے فرشتے کے۔ پھر دوسرا فرشتہ پہلے سے کہے گا: 'تم نے سچ کہا۔' لوگ یہ سنیں گے اور گمان کریں گے کہ اس نے دجال کی تصدیق کی ہے، حالانکہ یہی ان کے لیے آزمائش (فتنہ) ہوگی۔

پھر دجال چلتے چلتے مدینہ منورہ آئے گا، مگر اسے وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وہ کہے گا: 'یہ اس شخص (محمد ﷺ) کا شہر ہے۔' پھر وہ شام کی طرف جائے گا، اور اللہ تعالیٰ اسے شام میں 'عقبۂ اَفیق' کے مقام پر ہلاک کر دے گا۔"

اس میں بھی سعید بن جمہان ہے جو ضعیف دیکھیں کتاب کے شروع والے صفحات اور حشرج بھی متروک راوی ہے دیکھیں حاشیے میں لکھا ضعفاءابن الجوزی (اپنی و والاسماء وضع حواشیہ شیخ زکریا عمیرات)

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣)254

روایت نمبر 6 اور 7

ابو عبد الملک عقبہ بن مکرم العمی نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: یعقوب بن اسحاق نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے ابو ریحانہ سے روایت کی۔
اور محمد بن اشکاب نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: قراد نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: مرجا بن رجاء السکری نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے ابو ریحانہ سے، انہوں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں:
"میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔"
پھر مصنف فرماتے ہیں:
"ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطرف تھا، اور وہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔"

یعقوب بن اِسحاق مجھول ہے
دوسری سند میں قراد مجھول ہے
مرجى بن رجاء اليشكري ضعيف
قال عباس الدوري ، عن يحيى بن معين : ضعيف .
وقال أبو عبيد الآجري : سمعت أبا داود يقول : مرجى بن رجاء صاحب التعبير ضعيف .
(تهذيب الكمال في أسماء الرجال
المزي - جمال الدين أبو الحجاج المزي ج 27 صفحه 362)

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣)254تا 255

روایت نمبر 8

ہارون بن عبد اللہ نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: علی بن عاصم نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھ سے ابو ریحانہ نے، انہوں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ، جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں:

"میری ملاقات ایک شیر سے ہوئی۔ میں نے اس سے کہا: 'میں سفینہ ہوں، رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام۔' یہ سن کر شیر نے اپنی دم زمین پر ماری اور بیٹھ گیا۔"

ضعیف وجہ

علي بن عاصم بن صهيب ابن حجر

صدوق، يخطئ ويصر، ورمي بالتشيع [تقريب التهذيب (1/ 699)]

وقال ابن محرز، عن يحيى بن معين: كذاب، ليس بشيء [تهذيب التهذيب (3/ 173)]نا عبد الرحمن، حدثني أبي، نا معاوية بن صالح بن أبي عبيد الله الدمشقي قال: سمعت يحيى بن معين يقول: علي بن عاصم ليس بثقة [الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (6/ 198)]

وقال النسائي: علي بن عاصم متروك الحديث. [الكامل في الضعفاء (6/ 325)]

العقيلي

وذكره أبو العرب وأبو جعفر العقيلي وابن شاهين في جملة الضعفاء [إكمال تهذيب الكمال (9/ 350)]

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣) 255

روایت نمبر 9

محمد بن عبد اللہ بن المخرمی نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: حسین بن محمد نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا: عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے ہم سے بیان کیا۔ اور ابراہیم بن ہانی نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا: عبید اللہ بن موسیٰ نے ایک شخص سے روایت کی۔ یہ سب محمد بن المنکدر کے واسطے سے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ، جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

"ہم سمندر میں ایک تجارتی جہاز پر سفر کر رہے تھے کہ جہاز ٹوٹ گیا۔ سمندر نے ہمیں ساحل پر پھینک دیا۔ میں چل پڑا، اور مجھے معلوم نہ تھا کہ کس سمت جاؤں۔ سب سے پہلی چیز جو میں نے دیکھی وہ ایک شیر تھا۔

میں نے کہا: 'اے ابو الحارث (شیر کی کنیت)! میں رسول اللہ ﷺ کا غلام (آزاد کردہ خادم) ہوں۔'

یہ سن کر شیر نے ایک آواز نکالی، پھر اپنے سر سے مجھے دھکا دیا، اور مسلسل میری رہنمائی کرتا رہا، یہاں تک کہ مجھے راستے پر لا کھڑا کیا۔"

ضعیف وجہ

ابراہیم بن ھانی مجھول

وفيه إبراهيم بن هاني أورده الذهبي في « الضعفاء ، وقال : « مجهول أتى بالبواطيل

اور اس روایت کی سند میں ابراہیم بن ہانی ہیں۔ امام ذہبی نے انہیں اپنی کتاب الضعفاء میں ذکر کیا ہے اور فرمایا: 'یہ مجہول (نامعلوم حال) راوی ہے، اور اس نے باطل روایات بیان کی ہیں۔'"

(سلسلہ الضعیفۃ والموضوعۃ - ج2 صفحہ ٢٢٥)

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣) 255

روایت نمبر 10

علی بن الجعد نے ہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن جمہان سے، انہوں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں:

> "میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: 'خلافت تیس سال تک رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔'"

پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

> "شمار کر لو: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی چھ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔"

ضعیف وجہ

سعید بن جمہان جو کے ضعیف ہیں آپ دیکھ سکتے شروع والے صفحات پر

روایت نمبر 11

- حدثنا محمد بن عبد الوهاب الحارثي، نا حشرج، عن سعيد ابن جمهان قال: لقيت سفينة ببطن نخلة في زمن الحجاج.
وقد روى سفينة عن النبي ﷺ أحاديث غير ما هاهنا.

حشرج نامی راوی ضعیف دیکھیں اس کتاب کا صفحہ 9

معجم الصحابة للبغوي (ج ٣) 255 تا 256